رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چگونم باز گر آئی چہ باور ... شتقا بینی غرض دارالاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

(۱) عوام سے ؎ ۵ر

(۲) خواص و معاونین سے ؎ ۱۰

...تان سے باہر سے

...والوں سے

(۴) ...ی جماعت کے غیر مستطیع

...روپیہ سے کم آمدنی والے

...لوکوں سے ؎ ۲

نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

خدا کی تازہ وحی

۲ تا ۷ مئی ۱۹۰۷ء۔ وامّا نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینک

۲۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔

۳۔ انزلنا علٰے رقیمۃ من موسٰی۔

۴۔ انی مھین من اراد اھانتک۔

۵۔ سنسمہ علے الخرطوم

۶۔ ربّ انّی مغلوب فانتصر۔

۷۔ ساُریکم اٰیاتی فلا تستعجلون

ترجمہ۔ یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلاویں گے اور یا تجھکو وفات دیدیں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ہمنے اس ارادہ کو موسٰے کی تحریر پر اتارا ہے یعنے موسٰی نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہمنے اس سے اتفاق رائے کیا۔ میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے اسکی ناک یا مونہہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ اے میری خدا میں مغلوب ہوں تو انتقام لے۔ میں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤنگا۔ مجھ سے جلدی مت کر۔

میں حضرت مسیح موعود پر کیوں ایمان لایا

ذیل میں چودھری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھ گڑھ کی ایک چٹھی درج کرتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنے حالات کے متعلق لکھی ہے۔ چودھری صاحب جیسا کہ خود انہوں نے ظاہر کیا ہے وہ سر سید مرحوم کے دلدادہ تھے اور جہانتک مجھے علم ہے ان کے کاموں میں بہت بڑی مدد دیا کرتے تھے۔ اس پیرانہ سالی میں خدا تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ایڈیٹر

میں کچھ مختصر سا حال اپنے عقائد و اعمال مذہبی کا عرض کرتا ہوں۔ میں سن تمیز کو پہنچکر وہابی عقائد کا بڑی مضبوطی اور استقلال سے معتقد رہا۔ پھر سید احمد خان کی تحریرات نکلنی شروع ہوئیں تو ان کو بھی بلا تعصب مطالعہ کرتا رہا۔ اور بہت سی باتوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا رہا۔ مگر جب اخیر نتیجہ پر غور کیا تو اسلام یعنے مسلمانوں کی عملی حالت دن بدن بگڑتی نظر آئی گو دونو صاحبان (مولوی محمد اسمٰعیل شہید۔ اور سید احمد خاں) کی تحقیقات سے مسلمانوں کے عقائد کی تو بہت کچھ اصلاح ہو گئی۔ مگر عملاً اور بھی خراب ہوتی گئی۔ اب دل میں یہ سوچ پیدا ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک میں اس دین کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے۔ مگر اس کا ایفا کب ہوگا؟ میں اپنے عقیدہ میں مہدی کی حدیثوں کو مجروح سمجھتا تھا۔ اور عیسےٰ کا زندہ آسمان پر ہونا اور پھر واپس آنا لغو جانتا تھا۔ البتہ اس امر کا یقین دل میں بختہ تھا کہ خدا وند تعالیٰ آیت استخلاف اور آیت اور ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا کے وعدے کے بموجب کسی ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اس دین کو پھر زندہ کرکے دکھلائے گا۔ مگر اس انتظار کی از حد بیقراری تھی کہ وہ دن کب آئیگا۔ جب اسلام کے خشک شدہ باغ کی آبادی ہوگی میں مرزا صاحب کی تحریرات بھی اسوقت سے دیکھتا ہوں جب کتاب براہین احمدیہ کا اشتہار سفیر ہند پریس امرتسر میں پادری رجب علی کے پاس چھپنے کیلئے گیا۔ پھر براہین احمدیہ کی بعض جلدیں بھی مطالعہ کیں جس سے مرزا صاحب کے بیان صداقت اسلام اور اظہار نکات و رموز قرآن کا قائل ہو گیا اور مرزا صاحب کے دعوی الہام کو بھی سچ مانتا رہا۔ مگر خیال یہ تھا کہ اس سے متروک شدہ عمل کو کیا فایدہ ہوا؟ اسی اثناء میں مرزا صاحب نے مہدویت و مسیحیت کا دعوی کر دیا۔ اور مسلمانوں سے بیعت لینی شروع کر دی۔ تب میں اس تجسس و تحقیق میں ہوا کہ آیا مرزا صاحب امام ہیں یا نہیں اور امام کیلئے میں چار اوصاف کا ہونا ضروری سمجھتا تھا۔ کیونکہ امام کی فطرت نبیوں سے قریب ہوتی ہے اور وہ اوصاف یہ ہیں (۱) اس ریفارم کا جس کیلئے مامور ہوا ہے پورا عامل اور سچا عاشق۔ (۲) ارادہ مستقل ایسا کہ کوئی تکلیف جسمانی یا مالی یا کوئی سختی دنیاوی اسکو اپنے کام سے روک نہ سکے (۳) کشش طبعی (۴) شرف مکالمہ اور تائید غیبی۔

اس کے بعد حضرت اقدس کی تصدیق کیلئے دل مجھے وہی معیار میسر تھے۔ (۱) حضرت اقدس کا مضبوط ارادہ سے مسلمانوں کی عملی اصلاح میں لگے رہنا۔ (۲) جماعت کے بعض افراد کا سچے دل سے اسلام کی پیروی کرنے سے انکی ریفارم کا اثر۔ بس یہی میرا اسلوب تھا حتی مقصود و عرصہ تخمیناً تین سال سے خود قادیان حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوا پھر مجھکو باقی دو امر بھی حضرت اقدس کی ذات میں تصدیق ہوگئے میرا یہ بھی یقین ہے کہ مامور کی کشش بسبب فطرت دلوں کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے نہ کہ شتقی القلب لوگوں کو خواہ وہ قادیان میں رہیں یا کہیں۔ کوئی شاعر کہتا ہے۔

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از شام - ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

اب اس امر کا اظہار باقی ہے کہ میں امام کا کیا رتبہ سمجھتا ہوں؟ میں حضرت مرزا صاحب کو نہ خدا سمجھتا ہوں جیساکہ یہودیوں نے اپنے پیشواؤں کو سمجھا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا الخ اور نہ خدا کا وہ برگزیدہ اور امام المرسلین اور خاتم النبیین رسول۔ البتہ محمد رسول اللہ کے اس دین کی خدمت کے لئے جو سب دینوں میں سچا اور پکا دین ہے اور زمانہ کی دجل اور مکاریوں سے نہایت خراب حالت کو پہونچ گیا ہے اور عملی لحاظ سے اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا بحکم حدیث لا یبقی من الاسلام الا اسمہ اصلاح اور تجدید کے لئے خدا کی طرف سے مسیح موسوی کی خو و عادات پر مامور ہوکر آئے ہیں کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئے بلکہ شریعت محمدی کا عمل قائم کرنے کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ اور انہیں اوصاف کے ساتھ جو ایسے ریفارمروں کے لئے ضروری ہیں بلکہ انہیں ازمنہ گذشتہ کے مصلحان کی نسبت الٰہی طاقت بڑھکر کام کر رہی ہے کیونکہ موجودہ زمانہ کی خرابی مذہب حد سے بڑھ گئی ہے۔ جیساکہ دشمن قوی ہو ویسا ہی نگہبان بھی قوی ہونا چاہئے اور حضرت اقدس ایسے ہی ہیں اور اپنی ساری طاقت سے کام کر رہے ہیں۔ البتہ اجتہاد میں غلطی کرنا امام وقت کا ایسا ہی ممکن ہے جیساکہ رسولوں کا اگر کوئی صاحب اس پر اعتراض کریگا تو یہ آدم سے لیکر خاتم النبیین تک قرآن سے ثابت کر دونگا

صاحبان میرے دل میں احمدی جماعت کے کسی فرد کے عمل سے جو برائے نام احمدی ہو اور عمل قرآنی کا نام و نشان نہو یا ظاہر میں بڑے پکے احمدی ہیں اور باطن میں تہذیب اسلام کا کچھ اثر نہیں اور باوصف اسبات کے کہ حضرت اقدس کے ہاتھ پر بلکہ خدا کے ہاتھ پر۔ خدا کی گواہی اور اس کے رسول کی گواہی اور جماعت مسلمانوں کی گواہی سے اس امر کا اقرار اور عہد کر چکے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا کچھ پاس نہیں ہے۔ شبہات پیدا ہوتے تھے مگر وہ شبہات خدا نے اس طرح رفع کر دیئے کہ اگر موجودہ مسلمان اصلاح نہیں پائیں گے تو خدا اسلام کی اعانت کے لئے کوئی ایسی اور قوم اس مذہب میں داخل کر دے گا جو اسلام کو مثل اولین مسلمانوں کے غالب کرے گی اور وہ وقت قریب ہے۔ کہ کل روئے زمین کے انسانوں کا مذہب اسلام ہوگا اور وہ حضرت مرزا صاحب ہی کے ذریعہ ہوگا۔

غلام احمد کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

ایک باورچی کی ضرورت ہے

مجھے ایک صالحہ باورچی کی ضرورت ہے چونکہ میرے پاس ہمیشہ سرکاری روپیہ رہتا ہے اسلئے میں اسے نوکر رکھ سکتا ہوں جو احمدی جماعت کے کسی اعلےٰ رکن کا سفارشی خط ہمراہ لاوے یا پہلے ہی مرید ہو۔ تنخواہ چار روپیہ ماہوار اور روٹی ساتھ ہوگی یعنے روٹی کے علاوہ چار روپے دیئے جاویں گے۔
راقم غلام محمد پھلوری از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور۔

امرتسر میں چٹھی رسانوں کا سٹرائیک

ملک اور اہل ملک کی اس سے بڑھکر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ باوجودیکہ ایکطرف خداتعالےٰ کا غضب طاعون اور دوسری آفتوں کی صورت میں نازل ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارے اخلاق اور چال چلن میں نمایاں ترقی ہوتی اور خداتعالیٰ سے ہمارا تعلق بڑھتا ہمارے دلوں میں انکساری اور فروتنی کے ساتھ خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہم نوع انسان کی [illegible] اور انکی نفع رسانی کیلئے ہر وقت آمادہ رہتے اور شاہ وقت کی اطاعت اور وفاداری کا جوش ہمارے [illegible] پورے طور پر جوش زن ہوتا مگر افسوس اس غضب الٰہی [illegible] خوشی۔ بے وفائی۔ خود غرضی کے ساتھ فساد اور بغاوت کے مرض میں ہم مبتلا ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ [illegible] ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ اطوار اور چلن ملک کے لئے سخت منحوس اور ضرر رساں ہیں۔

جو لوگ اہل ملک کو گمراہ کر رہے ہیں اور جہلا کو بھڑکا کر تماشا دیکھتے ہیں نہیں بلکہ اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں وہ ذلیل سے ذلیل طریق اس شور و شر کے بڑھانے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ انکی اپنے ملک اور اپنے ملک کے ساتھ اگر ہمدردی ہوتی تو وہ ایسی ذلیل اور اخلاق سے گری ہوئی راہیں اختیار نہ کرتے۔ منجملہ ان ہتھیاروں کے جو آجکل کے ایجی ٹیٹر استعمال کرتے ہیں سٹرائیک کا بھی ایک بیہودہ اور لغو ہتھیار ہے۔ اور غریب اور نادار اور جاہل ملازموں کو مختلف محکموں میں اکسا کر شورش کرا دینا اپنی قابلیت اور کامیابی کا ایک نشان سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ۱۲ رمئی ۱۹۰۷ء کی شام کو امرتسر کے بڑے ڈاکخانہ میں چٹھی رسانوں کی ہڑتال کا تماشا کچھ کم عبرت انگیز نہ تھا چٹھی رسانوں نے کچھ دن پیشتر ایک نوٹس ترقی تنخواہ وغیرہ کے لئے اس شرط سے مشتہر کر دیا کہ اگر ۱۲ رمئی ۱۹۰۷ء کی شام تک ترقی نہ کیگئی۔ تو وہ کام چھوڑ دیں گے۔ اس الٹی میٹم کے پہنچنے پر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات امرتسر ڈویژن نے جہانتک اس کے امکان میں تھا ان احمقوں کو سمجھایا مگر انکی باگ ڈور کسی اور کے ہاتھ میں تھی انہوں نے نہ مانا تھا اور نہ مانا آخر ۱۲ رمئی ۱۹۰۷ء کی شام کو وہ ہزارہا آدمیوں کے ایک انبوہ کثیر کے ساتھ ڈاکخانہ میں پہنچے اور ۱۵ رمئی ۱۹۰۷ء کی صبح کو کام چھوڑ دینے کا آخری فیصلہ چٹھی رسانوں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو سنا دیا۔ فیصلہ سنانا تھا کہ

بندے ماترم

کے نعروں سے ڈاکخانہ کا میدان گونج اٹھا اور بغاوت اور بیحیائی کا اظہار ہونے لگا۔ ڈاکخانہ کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ دئے۔ اور کنکروں اور اینٹوں کی بارش ہونے لگی۔ یہ لوگ کے پیچھے اور ملک اور قوم کے دشمن جو ڈاکخانہ کے میدان میں جمع تھے کسی انگریز کو دیکھکر اچھلتے اور روڑے پھینکتے تھے۔ اگر پولیس کافی انتظام نہ کرتی تو کچھ تعجب نہ تھا کہ وہ کسی جان کا نقصان ہی کر دیتے۔ بہرحال یہ شیطانی لشکر ہال بازار کیطرف روانہ ہوا اور شور مچاتا ہوا اپنی بدخواہی اور کمینہ فطرت کا اظہار کرتا ہوا ایک سیلاب کیطرح منتشر ہوا۔ ایڈیٹر الحکم اس سٹرائیک کی خبر پاکر اس ارادے اور مقصد کو مدنظر رکھکر ۱۲ کی شام کو امرتسر پہونچ گیا تھا کہ

سٹرائیک کو ناکام رکھا جاوے

چنانچہ اس نے شیخ احمد حسین فریدآبادی احمدی سب ایڈیٹر وکیل کو ساتھ لیکر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کیلئے مناسب تدابیر کو اختیار کیا اور خدا کا شکر ہے کہ وہ رات کے ایک بجے تک

سٹرائیک کو ناکام رکھنے میں کامیاب ہو گیا

ناواقف اور جاہل مسلمان چٹھی رساں جو محض رعب اور اپنی کمزوری کیوجہ سے شامل ہو گئے تھے

ہندوؤں سے الگ کر دیا

اور اسطرح جس سٹرائیک کرنے اور کرانے والوں کو پورے طور پر اپنے اس مقصد میں

ذلت نصیب ہوئی

میں قادیان سے امرتسر سٹرائیک کو دیکھنے کے لئے نہیں گیا تھا اور وہاں محض ایک تماشائی کی حیثیت سے شریک حال ہوئے [illegible] نہیں کہ

موجودہ شورشوں میں ہمارا رویہ سب سے الگ ہے

بہرحال یہ امر امرتسر کے اعلےٰ اور ذمہ وار حکام پر بخوبی کھل گیا ہے کہ احمدی جماعت ایسے موقع پر کس تندہی اور مستعدی سے اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے طیار رہتی ہے اور کسی خاص صلہ کیلئے نہیں بلکہ محض اسلئے کہ اس کا امام اور پیشوا گورنمنٹ انگلشیہ کی فرمانبرداری اور وفاداری اور اسکی حمایت و نصرت میں ہونا ایک مذہبی فرض قرار دیتا ہے۔ اور اس امر کو اس نے شرائط بیعت میں داخل کیا ہے گویا ایک احمدی بننے کے لئے جہاں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسلام کے ارکان کی پابندی لازمی امر ہے اسیطرح ایک احمدی کے لئے لازم ہے کہ

وہ گورنمنٹ انگلشیہ کا وفادار فرد ہو

پس میرے پیارے بھائی شیخ احمد حسین نے اور دوسرے احمدیوں نے اس بارے میں کوشش کی تو اپنا فرض ادا کیا اور اپنے امام کے حکم کی تعمیل کی اور خدا کا شکر ہے کہ

اس امتحان میں ہم پورے اترے

اور محض خدا ہی کی تائید تھی جو ہم کامیاب ہوئے ورنہ اس سٹرائیک کا توڑنا ہرگز آسان نہ تھا۔ اب میں مختصر طور پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سٹرائیک کیوں ہوا؟

اصل بات یہ ہے کہ امرتسر میں پولیٹیکل ایجیٹیشن پھیلانیوالا گروہ اپنے دوسرے ہم خیالوں اور دیوانوں کیطرح مختلف طریقے شورش کے اختیار کر رہا ہے اور جیسا کہ واقعات نے ظاہر کیا ہے کہ ان شورشوں کے بانی سباقی اور محرک مؤید صرف ہندو ہی ہیں۔ جیسے تقسیم بنگال کے ساتھ ایک شورش کا سیلاب بنگال میں اٹھا اور اسکی لہریں ہوگلی سے ہوتی ہوئی پنجاب میں پہونچی ہیں اسیطرح **پنجابی** اخبار کے مقدمہ کے ساتھ اہیں اور تلاطم پیدا کرنے کی کوشش کیگئی ہے اور ان کو نئے ہتھیاروں کے ذریعہ اہل ملک کو بدنام کیا جاتا ہے۔

پس یہاں کی پارٹی نے احمق چٹھی رسانوں کو اکسایا اور انہیں اپنے ڈھنگ پر ڈالا۔ اور چونکہ غلطی سے امرتسر ڈویژن میں ہندو عنصر سے زیادہ بڑھا دیا گیا ہے پوسٹماسٹر ہندو۔ ڈپٹی پوسٹماسٹر ہندو۔ انسپکٹر ہندو۔ ہیڈ کلارک سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ہندو۔ وغیرہ وغیرہ اسلئے اس سے خاص فائدہ اٹھایا گیا۔ اور چٹھی رسانوں کو اپنی اس بغاوت میں کامیاب ہو جانے اور ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رہنے کا پورا یقین دلایا گیا۔ چند غریب **مسلمان** چٹھی رسانوں کو بھی مختلف قسم کی دھمکیوں سے دبنا پڑا لیکن جونہی انہیں معلوم ہوا کہ یہ سخت غلطی اور لغزش انسے ہوئی ہے وہ باز آ گئے ہیں اس سے پہلے ایک عرصہ پیشتر صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات امرتسر ڈویژن کو الحکم کے ذریعہ متنبہ کر چکا تھا کہ وہ ہوشیار رہیں اور ایسا ہی میں نے کھول کر بتایا تھا کہ امرتسر میں یوروپین پوسٹماسٹر ہونا چاہیے۔ اور ان تمام نقصوں کیطرف متوجہ کیا تھا جو اس عنصر کے بڑھنے سے پیدا ہونیوالے تھے اور آخر ہو کر رہے بہرحال یہ سٹرائیک اسی جرأت اور دلیری کا نتیجہ تھا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کے لئے اس سے سبق کیا لیا جاویگا۔ صاحب پوسٹماسٹر جنرل بھی اس موقعہ پر تشریف لائے اور انہوں نے پورے حالات معلوم کرنے کے لئے پوری کوشش کی اور میرا خیال نہیں بلکہ یقین ہے کہ پوسٹماسٹر جنرل صاحب جیسا زیرک اور معاملہ فہم انسان اسباب سٹرائیک سے پورے طور پر واقف ہو گیا ہے اور مجھے انکی فراست اور صائب تدبیری سے کامل توقع ہے کہ وہ اصل حالات کے معلوم ہو جانے پر مناسب تدابیر عمل میں لائیں گے۔

ایک بات اور بس کوئی ان سٹرائیک کرنیوالے احمقوں سے پوچھے کہ اس قسم کی سٹرائیکوں سے کیا اہل ملک کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ اس کا جواب بجز نفی کے اور کوئی نہیں کیونکہ اگر ڈاکخانہ کے چٹھی رساں یا کلرک کام چھوڑ دیں تو اس میں سراسر پبلک کا نقصان ہے۔ تجارت کو جسقدر نقصان پہنچ سکتا ہے وہ تاجر دل سے پوچھنا چاہیے۔ پس اسی قسم کے سٹرائیکوں کی جو غرض ہے [illegible]

یہ شورشی پارٹی کر رہی ہے وہ خوب سمجھ لے کہ اس سے اہل ملک کو بجز نقصان اور کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے معلوم کیا ہے کہ پٹواریوں میں بھی یہ مرض پھیلانے کی کوشش کیجاتی ہے اسلئے پٹواریوں کو قبل از وقت مطلع کر دیتا ہوں۔ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اگر وہ ملک اور اہل ملک کے خیر خواہ ہیں تو وہ ایسی بیہودگیوں کو اپنے سر میں جگہ نہ دیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ بہت سے پٹواری بھی احمدی ہیں اور مجھے ان سے تو کامل توقع ہے کہ وہ اس قسم کی حماقت میں انشاء اللہ تعالے

ہرگز حصہ نہ لیں گے

کیونکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارا امام اور پیشوا اس قسم کی باتوں کو

بغاوت اور فساد قرار دیتا ہے

اور ان سے باز رہنے کا ہم سے عہد لیتا ہے۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور فرماں پذیری

مذہبی فرض

قرار دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ہی نہیں کہ اس قسم کی شورشوں سے الگ رہتے ہیں بلکہ

وہ ایسی شورشوں کو مٹانیوالے ہیں

اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ وہ فرو کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ اسلئے میں احمدی پٹواریوں کو قبل از وقت یاد دلاتا ہوں کہ اگرچہ مجھے کامل یقین ہے کہ نہیں اپنے امام اور پیشوا کی ہدایتوں کی بخوبی خبر ہے اور وہ بحمد اللہ ان کے پابند رہیں گے مگر ان کا اتنا ہی فرض نہیں کہ وہ خود الگ رہیں بلکہ

دوسروں کو بھی اس سے الگ رکھیں

اسلئے جہاں اس قسم کا مشورہ ہو اپنے ہمسروں کو سمجھائیں کہ یہ راہ اللہ تعالے کے نزدیک سخت ناپسند اور مکروہ ہے ایسا ہی مختلف محکموں کے احمدی ملازم اس اصول کو یاد رکھیں کہ جب انہیں کوئی ایسا مشورہ دیا جاوے

وہ فوراً اس سے الگ رہیں

اور یہ امر بھی ان کے لئے نامناسب نہیں کہ وہ ایسے مشوروں اور ارادوں سے ذمہ وار افسروں کو فوراً اطلاع دیدیں۔ یہ سچ ہے کہ چونکہ احمدی جماعت کلیۃً ایسے ہنگاموں اور شورشوں سے بیزاری ظاہر کرتی ہے اور قریباً ہر محکمہ اور صیغہ میں احمدی مسلمان موجود ہیں اسلئے یہ معلوم کر کے شورہ پشت لوگ انہیں تکلیفیں دیں گے اور تنگ کریں گے مگر

وہ اس بات کی ہرگز پروا نہ کریں

مومن پر ابتلا اور آزمائش کے اوقات آتے ہیں یہ وقت بھی ابتلا کا ہے ایسی ثابت قدم رہنے کے لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارے مخالف دکھ دیں گے۔ کیا مخالف مسلمانوں۔ آریوں عیسائیوں سے مذہبی مخالفت کی وجہ سے تم ستائے نہیں گئے؟ پھر اگر اس ملکی شورش میں علیحدگی کی وجہ سے تمہیں دکھ ملے تو اس کی کیا پروا ہے کیونکہ ہمیں تو

اللہ اور اس کے رسول کی رضا مقصود ہے

اور اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ خدا تعالی ہمارے ساتھ ہو۔ (آمین)

ختم کرتے ہوئے میں اس مضمون کیطرف اپنی جماعت کو پھر متوجہ کرتا ہوں جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے جماعت کے نام شایع ہوا ہے اسکو کثرت سے پھیلانا چاہیے تاکہ عام مسلمان بھی اس سے فائدہ اٹھائیں ساری توفیقیں اللہ تعالی ہی کے ہاتھ میں ہیں۔

احمدی احباب کی خدمت میں ایک ضر

التماس

بعض دفعہ یہ ضرورت پڑتی ہے۔ کہ بیرونجات میں ہر جگہ احمدیوں میں ایک بات پہونچائی جاوے۔ ایسے موقعہ پر جو تکالیف ہوتی ہیں۔ ان کا تو کیا ذکر یہ ممکن ہی نہیں کہ اطلاع سب کو ہو سکے۔ اس غرض کے لئے یہ تجویز کیگئی تھی کہ جہاں جہاں احمدی احباب ہوں۔ وہاں احمدی جماعت کی انجمن ہی ہو۔ پھر جو دیہات کی انجمن ہوں ان کا تعلق تحصیل کی انجمن سے ہو۔ اسیطرح تحصیل کی انجمن کا ضلع کی انجمن سے تعلق ہو۔ پھر اضلاع کی انجمنوں کا صدر انجمن احمدیہ قادیاں سے تعلق ہو۔ اگر کسی ضلع کی انجمن کے لئے ضلع ہیڈ کوارٹر مناسب نہ ہو تو اس ضلع میں کوئی اور مناسب جگہ ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے۔ مثلاً گورداسپور کے ضلع میں قادیاں دارالامان ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ اعلان شائع کیا گیا تھا۔ کہ جہاں جہاں احمدی انجمن ہیں۔ وہ اپنے قواعد اور عہدہ داران وغیرہ سے اطلاع دے۔ تاکہ جہاں جہاں انجمن نہیں ہیں وہاں تحریک کرکے انجمن قائم کیجاوے۔ مگر افسوس اسپر کسی نے بھی غور نہیں کیا۔ اس اعلان کے بعد ہمیں اس قسم کا ایک بھی خط نہیں ملا۔ لہذا اب پھر صاحبان کی خدمت میں عرض کیجاتی ہے کہ اس التماس پر ضرور غور فرماویں اور ضرور اطلاع دیں کہ فلاں فلاں جگہ انجمن ہے اس کے فلاں عہدہ دار ہیں۔ اور یہ اغراض ہیں۔ والسلام

سکرٹری انجمن احمدیہ قادیاں۔

اطلاع ضروری

چونکہ جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب دہلوی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں اسوجہ سے اصحاب دہلی کا حساب کتاب متعلقہ چھپائی تحفہ آریہ سماج کا بہت جلد ادا اور بیباق کر دیا جانا نہایت ضروری ہے لیکن ابھی تک اسکی بہت سی جلدیں بلا فروخت پڑی ہوئی ہیں اسلئے ذی مقدور مذہبی مسلمانان ہند سے درخواست ہے کہ چند اصحاب مجھ سے رعایتی قیمت پر ایک ایک سو جلدیں خرید کر لیویں تاکہ میں قرضے کے بوجھ سے سبکدوش ہو جاؤں اور یہ ایک کار خیر بھی ہے

جو صاحب پچاس جلدیں نقد قیمت پر خرید فرماویں ان کو نصف قیمت پر یعنے بجائے ۴ کے ۲ فی جلد دیدیا جاوے گا چونکہ یہ نرخ کتاب کی لاگت سے بھی کم ہے اسلئے امید ہے کہ چند اصحاب مل کر خاص ہمدردی فرما کر جملہ چھ سو کتابوں کو خرید فرما لیویں گے۔

المشتہر

عبد العزیز سابق جگدمبا پرشاد ورما۔
معرفت مطبع قاسمی شہر لودہیانہ پنجاب

آجکل دنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمان مرسلین سابقین (علیہم الصلوٰۃ والسلام) میں ہی ملیگی۔ کہیں زلازل ہیں تو کہیں ثلج داوے و طوفان۔ وہ طاعون جو یہودیوں پر نازل ہوئی تھی۔ اس زمانہ میں بھی نازل ہوگئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" میں غور و خوض کریں اور ان آفات سے بچنے کے لئے توبہ و استغفار کو اپنا حرز بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد مہدی جہار و ہم کا ملہمہ اسم اعظم رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں۔ اور بلحاظ اسباب ظاہری تریاق طاعون معروف روغن نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ہمنے اسکی عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور پرہیز بجائے اگر اسکی چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں۔ اور گہی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو فوراً سر درد و بخار۔ کافور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت و سرور حاصل ہوگا جن بچوں کو دوائی کھانی شاق گذرتی ہے اگر ان کے بدن پر گہی میں ملا کر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے بارہا کا مجرب ہے علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ فیصد جن ۸ روپیہ تیل دافع مکھی و مچھر۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور مردوں پر جب مکھی یا مچھر بیٹھکر جس تندرست انسان کو کاٹے وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے یہ تیل اس غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن کے کہلے حصہ پر جہاں مکھی مچھر کاٹنے کا احتمال ہو اسکو مل دیجئے کاٹنا تو کجا پاس بھی نہیں آسکیں گے ہر شخص اسکے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پتہ نور روغن حکیم نور محمد پر وپرائٹر نوری شفاخانہ موگل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب کرو۔

نوٹ۔ جو اخبار اشتہار اعتماداً درج اخبار کرنا چاہے وہ ایک پرچہ نمونہ نوری شفاخانہ موگل میں بھیجدے۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مشہوروں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب تماشا دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بہلا اسمیں کچھ بھی دہوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند دن کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہونگے اور ہر قسم کی باہ شکایات کے لئے مفید ہے ہمارا کام نہیں کہ ہم لکھ باریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر پسند ہو تو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلاء طلسمی بیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اسی طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کہائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسکو مفید پائینگے مگر نسخہ سے پہلے نمونہ منگا کر آزمائیں قیمت فی شیشی دو روپیہ

سرمہ سلیمانی دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور مسوڑھے پختہ کرنیوالا قیمت ایک تولہ ۸ر

منجن دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مضبوط کرتا اور دہانہ کو معطر کرتا ہے قیمت فی بکس ۸ر

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم محمد ہاشم حسینی مالک کارخانہ احمدی بلب گڑھ ضلع دہلی

سفر میں۔ صبح۔ شام۔ رات۔ گھر میں۔ جہاں اور جس وقت چاہو

لگا لگایا پان تیار پاؤ

ہم نے گولیاں ایجاد کی ہیں ایک گولی منہ میں رکھکر چوسیئے۔ لگا لگایا پان اپنے منہ میں سمجھئے تو ٹھیک وہی مزا ہے ذائقہ وہی بلکہ خوشبو کہیں بڑھ چڑھ کر ہے ان گولیوں میں ہمنے ایسی ادویہ ڈالی ہے کہ جہانتک یہ ہر وقت لگے لگائے پان خوشبودار کا کام دیگی وہاں بیشمار فائدے بھی ہیں ان کے کھانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ دانتوں کی امراض مثل پانی لگنا۔ خون جانا۔ سوجنا درد وغیرہ کو مفید ہیں رس اندر پہنچنے سے بدہضمی کو نافع ہیں کھانیکو ہضم کرتی ہیں بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ رطوبت بدنی کو سکھاتی ہیں قبض کشا ہیں قوت باہ کو بڑھاتی ہیں ذائقہ ان کا بہت ہی اعلےٰ ہے جن لوگوں کو پان کھانے کی عادت ہو انکو سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اب جہاں چاہیں لگا لگایا پان کھاویں۔

ان کا نام پان ہے

قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ نمونے دو آنے (۲ر)

المشتہر

ٹھاکر دت شرما وید مالک ویش ادیکارک اوشدھالیہ لاہور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ۶ بینڈل کاک کین اور دور بڑے کھینے ہوئے نہایت پائدار ہیں۔ کرکٹ بیٹ سیدھے ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کے ۳ کین ہینڈل معہ دور بڑے کے سیچ کیلئے نہایت عمدہ ۴ر۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۳ر۔ کرکٹ بیٹ۔ آل کین۔ لکڑی بہت مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے ۱۲ر کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ہینڈل ۸ر

بچوں کے کرکٹ ۱۲ و ۱۳ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال لکڑی کا بکس فی سٹ ۷ر

// ۱۰ و ۱۱ ۔ دو سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال ۶ر

// ۸ و ۹ // // // // ۵ر

فٹ بال عمدہ کور کا کو ہانڈ پائدار اور مضبوط بیڈر نہایت پائدار ۶ ۸ر

// ۵ // // // ۶ر

بچوں کے لئے فٹ بال ۴ معہ بلیڈر // ۵ر

// ۳ // // ۴ر

کرکٹ بال گسٹ معون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے ۲ر

// // // دھاگے کے تیج ۱ر

// // // پریکٹس ۱ر

کرکٹ لیس ہارڈ کاپی ۱ر

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی سیالکوٹ

ڈاکٹر صاحب کیا فرماتے ہیں

شہر کے باشندہ انکو اچھی طرح جانتے ہیں اور ذیل کی تحریر جو کہ انہوں نے کی ہے وہ کلکتہ کے باشندوں کے لئے بہت اچھی سند ہے کیونکہ انہوں نے تجربہ کرکے یہ بات ظاہر کی ہے۔ ڈاکٹر اے۔ کے۔ مکرجی صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ہندوستان کے طبیبوں اور جراحوں کے مدرسہ کے علم تشریح کے معلم (دواخانہ ۱۲-۱۸-۱ وکیل مستری کی گلی ہریسن روڈ) لکھتے ہیں۔ گردوں مثانہ اور پیشاب کی بیماریوں کے مریضوں کو جنکو کوئی عمدہ دوا دستیاب نہیں ہوئی ناامید نہ ہونا چاہئے بلکہ وہ لوگ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوڈس بیک ایک کڈنی پلس) استعمال کریں کیونکہ جہاں دوسری دواؤں سے فائدہ نہیں کیا وہاں ان گولیوں نے مرض کو دور کیا ہے۔ پشت میں درد ہونا گردوں کے خراب ہونیکی نشانی ہے کیونکہ یہ درد دراصل گردوں میں ہوتا ہے۔ دوسری علامتیں یہ ہیں۔ چکر آنا۔ درد سر۔ مرطوب ورم۔ اور نظر کا دھندلا ہونا وغیرہ۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں براہ راست گردوں اور پیشاب کے اعضا پر اثر کرتی ہیں اور اس وجہ سے درد پشت۔ وجع مفاصل گٹھیا پیشاب کی شکایات اور گردونکی بیماریوں کے اصل سبب کو دور کرتی ہیں۔ تمام دوا فروشونکی دوکانو نپر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ ۲ یا چھ شیشیوں کے عہ ؎ - اگر آپ اپنے حکم کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جسمیں یہ چھپا تھا بھیجو گے تو آپکے حکم کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کیجائیگی۔

ایک لاکھ پرچہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہو تو جعلی سمجھنا چاہئے

(ہر درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(سرمہ نوری)

فیشل اتنا۔ ادھر لگاؤ ادھر آنکھیں صاف ہوگئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جس نے نزول ماتک میں فائدہ دکھایا ہے اور باقی امراض جالا۔ پھولا۔ دھند غبار۔ سبل پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند ابتدائی سرخی ناخنہ وغیرہ چندہی دنوں کے استعمال سے کھو دیتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں عہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ سال بھر سے زائد کو کافی ہے ایجنٹونکی ضرورت ہر ایک شہر میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہونگے دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ ر

سوتی لنگی شروع پختہ رنگ کم خرچ بالانشین خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں تو شک لحاف کے واسطے پائدار و خوبصورت کپڑا ہے فی تھان طول چار گز ۱۰ گرہ عرض ۱۱ گرہ قیمت ۱۲ طرف عہ ر فرمائشات وی پی منگانے میں جانبین کا محصول روزانہ ذمہ دار خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے

المشتہر

محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک

وقت کا امتحان

سینتیس سال سے زیادہ تک

اسکاٹس املشن

کے فاضل طبیبوں کے مجوزہ سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام جہان میں مستند علاج امراض جگر۔ کھانسی۔ زکام۔ گوشت اور بھوک کی کمی کا ہے اور باپ بیٹے دونوں کے لئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹیڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن تو اسکاٹس کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

مطبع احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی حیکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ انکی طبائع میں پیدا ہو جائیگا اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہکر یا مکہ اور مدینہ میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے وہ جب میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اسی قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے امیر حبیب اللہ خان نے نہایت بیرحمی سے ان کو سنگسار کرا دیا پس کیا [illegible] توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلاطین کے ہاتھ سے کوئی خوشحالی میسر آئیگی بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتووں کے رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہیں اپنے سایہ پناہ کے نیچے لے لیا جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو کہ عیسائی تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گذاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرتا ہوں سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجہ سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے اس کے احسان کے ہم شکر گذار نہ ہوں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے هل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے احسان کا بدلہ احسان ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو۔ جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لیگی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دیگی یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنے یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں [illegible]

تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو اور تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کر کے اپنے نکاح میں لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہکر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزارہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں سمجھتے وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے بہت دن نہیں گذرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت میں میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے اس لئے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا بلکہ مجھے اجازت دی کہ اگر چاہو تو جھوٹا مقدمہ بنانے والوں پر سزا دلوانے کے لئے نالش کرو سو اس نمونہ سے ظاہر ہے کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں اور یاد رکھو کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے جس دین کی تعلیم عمدہ ہے جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا نے معجزات دکھلائے اور دکھلا رہا ہے ایسے دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دیں سو جنہوں نے تلواریں اٹھائیں وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے سو وہ جنگ دفاعی جنگ تھے اب خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئیگا اور وہ عیسائی بادشاہوں کو گرفتار کریگا یہ محض بناوٹی مسائل ہیں جن سے ہمارے مخالف مسلمانوں کے دل سیاہ اور سخت ہو گئے ہیں اور جن کے ایسے عقیدے ہیں وہ خطرناک انسان ہیں اور ایسے عقیدے کسی زمانہ میں جاہلوں کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہیں بلکہ ضرور ہونگے سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدوں سے رہائی پا دیں۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا جس میں انسانی ہمدردی نہیں خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے۔ والسلام۔

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ

۷ رمئی سنہ ۱۹۰۷ء

مبارکباد

خواجہ کریمداد صاحب احمدی جموں حال چھنگا بنگیال کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ ہم خواجہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے مولود مسعود کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے ماتحت طول عمر پاوے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے خصوصاً اور ملک کیلئے عموماً نافع الناس وجود ثابت ہو۔ آمین ثم آمین

ضرورت دعا

منشی محمد فضل الرحمن صاحب احمدی ہیلان عرصہ سے بیمار ہیں ناظرین انکی صحت کیلئے دعا کریں۔

الایمان یزید و ینقص

یہ بھی ایک بڑے معرکے کا مسئلہ ہے حنفیوں کا مذہب ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اور اسی بنا پر کہ دیا کہ ابو بکرؓ (صدیق) کا ایمان اور ایک اس زمانے کے معمولی مسلمان کا ایمان برابر ہے۔ ان کے سوا دوسرے اہل مذہب ایمان کے گھٹنے بڑھنے کے قائل ہیں۔ حال ہی "المنار" مصر کے مشہور عربی ماہواری رسالے میں اس عنوان سے ایک نہایت لطیف مضمون چھپا ہے امید ہے ناظرین الحکم توجہ سے پڑھیں گے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے میں علمی مذاق پیدا کرے اور مختلف قسم کے معرکۃ الآرا مسائل کے پڑھنے کی مشتاق ہو۔ یوں نہ کرے کہ کوئی مضمون اگر ہوا یا یہ الفاظ میں دیکھا تو شروع کرتے ہی چھوڑ دیا۔ اصل میں ایمان کے زیادہ ہونیکا بیان قرآن مجید کی کئی آیات میں ہے تعجب ہے کہ اسقدر صریح نصوص کے ہوتے کس جرأت سے کہا جاتا ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں۔

دیکھیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۱) انما المومنون اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا و علی ربھم یتوکلون۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے ہر مومن جبکہ اسپر قرآن مجید کی آیتیں پڑھی جائیں۔ اپنے نفس میں پاتا ہے یعنی قرآن کے فہم اور اس کے معانی کی معرفت سے ایک خاص قسم کا ایمان (جو پہلے نہ تھا) اس کے قلب میں پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ آیت پہلے کبھی پڑھی ہی نہ تھی اس [illegible] معرفت حاصل ہوتی ہے (جو پہلے نہ تھی) پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور اسکی طاعت کی محبت دمبدم بڑھتی جاتی ہے پس یہی زیادۃ الایمان ہے۔ (۲) الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ یہاں بھی ایمان کی زیادتی کا ذکر ہے جب دشمنوں سے ڈرایا گیا تو بجائے پریشان ہونے کے ان کا یقین ان کا اللہ پر توکل جہاد میں ثبات اور توحید پر جمے رہنا۔ بہ نسبت ماسبق اور بھی بڑھ گیا۔ اور یہ بات دلمیں بیٹھ گئی کہ مخلوق سے نہیں ڈرنا چاہیئے بلکہ اپنے خالق واحد قہار کا خوف رکھنا چاہیئے (۳) و اذا ما انزلت سورۃ فمنھم من یقول ایکم زادتہ ھذہ ایمانا۔ اب یہ زیادتی بھی جیسے توجہ و تصدیق نہیں کہ اللہ نے اس سورۃ کو نازل کیا۔ بلکہ یہ کہ اگر اسمیں جہاد یا ایسے کسی اور حکم کا ذکر ہے تو اسکی طرف رغبت بڑھتی ہے۔ اور اگر کسی بات کی ممانعت ہے تو اس سے نفرت و کراہت پیدا ہو جاتی ہے اسلئے فرمایا "وھم یستبشرون" یہ "استبشار" تصدیق کے علاوہ ہے۔ (۴) و ما جعلنا اصحاب النار الا ملائکۃ۔ و ما جعلنا عدتھم الا فتنۃ للذین کفروا لیستیقن الذین اوتوا الکتاب و یزداد الذین امنوا ایمانا۔ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حدیبیہ سے واپس پھرے یہاں "سکینہ" کو زیادۃ الایمان کا موجب بتایا یعنی طمانیت قلبی کو۔ اور قولہ تعالیٰ بیھد قلبہ میں قلب کی ہدایت سے مراد زیادتی ایمان ہے جیسا کہ فرمایا والذین اھتدوا زادھم ھدی واتاھم تقواھم۔ اور فرمایا انھم فتیۃ امنوا بربھم و زدناھم ھدی

شیخ الاسلام قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں زیادتی ایمان کئی وجوہ سے ہے۔ ایک تو اجمال و تفصیل (فیما امروا بہ) کا یعنی جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ انکا اجمال و تفصیل۔ دیکھیے کہ تمام خلقت پر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان واجب ہے اور تمام امت پر مجملاً ان امور کا التزام ضروری ہو گیا جن کا انہیں رسول حکم دے۔ مگر بہرحال یہ بات تو ظاہر ہے کہ اول امر میں وہ کچھ واجب نہیں ہوا جو کچھ تمام قرآن کے نزول کے بعد واجب ہو گیا۔ ایسا ہی جن باتوں کی رسول علیہ السلام نے خبر دی۔ انپر مفصل ایمان اسقدر ہر مومن پر واجب نہیں جسقدر اس مومن پر واجب ہے جسے تمام احکام کی خبر لگ چکی ہے پس جو قرآن اور سنن نبویہ کی معرفت کامل رکھتا ہے اور سب معانی اچھی طرح سمجھتا ہے اسپر جو ایمان مفصل لازم ہے وہ اس کے غیر پر لازم نہیں۔ اسی بنا پر اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول پر دل و جان سے ظاہر و باطن ایمان لے آئے پھر شرایع دین جاننے سے پہلے مرجائے۔ تو مومن ہی مرتا ہے کیونکہ اسپر صرف ایمان ہی واجب تھا۔ اب جو کچھ اسپر واجب ہوا اور جو کچھ اس سے واقع ہوا (عمل) اس شخص کے ایمان کی مثل نہیں جو شرایع کی کامل معرفت رکھتا ہوا اسپر ایمان لائے۔ اور عمل کرے بلکہ اس آخر الذکر کا ایمان اکمل ہے کیونکہ جو کچھ اسپر ایمان سے واجب ہوا وہ بھی اکمل اور جو کچھ واقع ہوا وہ بھی اکمل۔

(دوم) جو کچھ ان (مومنوں) سے واقع ہوا اسمیں اجمال و تفصیل پس جس نے علم تفصیلی حاصل کیا اور اسپر عمل بھی کیا۔ اس کا ایمان زیادہ کامل ہے اس سے جو صرف مایجب علیہ کو جانے۔ اقرار کرے مگر عمل نہ کرے پھر یہ زبان و دل سے اقرار کرنیوالا مگر عمل بالارکان نہ کرنیوالا اگر اپنے ذنوب کا اقرار کرے۔ اور ترک عمل پر نادم ہو کر اپنے رب کی عقوبت سے ڈرے تو اس غافل سے زیادہ ایمان رکھتا ہے جس نے ما امر بہ الرسول کی معرفت طلب نہیں کی اور نہ اسپر عمل کیا اور نہ اس گناہ کی عقوبت سے ڈرا۔ بلکہ ماجاء بہ الرسول کی تفصیل سے بالکل غافل ہے اور باوجود اسکی نبوت کا ظاہر و باطن دل و جان سے مقر ہے۔ پس جوں جوں [illegible] اس سے اس کا ایمان زیادہ ہو جائیگا جسے یہ خبر حاصل نہیں ہوئی بہ نسبت مجموعی مجملاً وہ پہلے ہی ایمان رکھتا ہو۔ تاہم تفصیلی طور سے علم زیادتی ایمان کا موجب ہے اسیطرح جو اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کے معانی کو جانے۔ پھر انپر ایمان لائے تو اس کا ایمان اس شخص سے اکمل ہے جسے یہ اسماء معلوم نہیں بلکہ صرف مجملاً سب پر ایمان رکھتا ہے یا بعض اسما کا عرفان رکھتا ہے پس جوں جوں انسان اللہ کے اسماء و صفات و آیات کے عرفان میں بڑھتا جائیگا اسکا ایمان اکمل ہوتا جائیگا۔

(سوم) علم و تصدیق کے مدارج متفرق ہیں بعض میں یہ بات زیادہ قوی زیادہ ثابت (پختہ) اور شک و ریب سے بالکل دور ہوتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے جسے ہم اپنے ذاتی تجربہ سے مشہودات میں محسوس کرتے ہیں۔ ایک ہی چیز کو مختلف قسم کے آدمی دیکھتے ہیں۔ مثلاً رویت ہلال کو لیجیے۔ اگرچہ اس کے دیکھنے میں بہت سے آدمی شریک ہوتے ہیں مگر تاہم بعض کی رویت بعض سے اتم ہوتی ہے اسیطرح آواز کے سننے۔ ایک ہی خوشبو کے سونگھنے اور ایک ہی قسم کے طعام کو چکھنے میں فرق ہوتا ہے پس کیا وجہ ہے کہ قلبی معرفت اور قلبی تصدیق میں متفرق مدارج نہ ہوں۔ اور متعدد وجوہ سے مومن ایک دوسرے سے متفاضل نہ ہوں۔ خود کلام اللہ کے معنے سمجھنے میں کتنا فرق ہوتا ہے پس اسی اعتبار سے ایمان میں بھی فرق ہوگا۔

(چہارم) وہ تصدیق جو مستلزم عمل القلب ہے اس تصدیق سے اکمل ہے جو اس کے عمل کی مستلزم نہیں۔ پس ایسا علم جس سے صاحب علم مذکور عمل کرے۔ یوں کہیے کہ ایسا ایمان جس کا ثمرہ اعمال صالحہ ہیں اس علم یعنی ایمان سے اکمل ہے جس کا ثمرہ اعمال صالحہ نہ ہوں۔ دیکھو دو شخص ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ حق ہے اس کا رسول حق۔ جنت حق۔ نار حق مگر ایک کے ایمان نے تو اللہ کی محبت اسکی خشیت اور جنت کیطرف رغبت اور دوزخ

نفرت پیدا کی اور دوسرے کے ایمان نے کچھ بھی ظاہر نہ کیا ٭ پس پہلے کا ایمان و علم اکمل ہے کیونکہ قوت مُسبّب قوت سبب پر دلالت کرتی ہے اور جسقدر کام وہ مطابق کتاب وسنت کرتا ہے سب کا منشا ایمان اور علم ہی ہے یہ خوب یاد رکھیئے کہ جب یقین ہو جائے فلاں شئے اچھی ہے تو آدمی ضرور اسکی طلب میں لگ جاتا ہے ایسا ہی جب کسی شئے کی نسبت یقین حاصل ہو جائے کہ خوفناک ہے تو پھر لامحالہ اس سے نفرت کریگا۔ بھاگیگا۔ اپنا بچاؤ چاہیگا۔ پس جب لازم حاصل نہ ہو تو یقیناً جان لو کہ یہ عدم حصول ملزوم کے ضعف کے سبب ہے۔ کامل ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ لازم ہیں۔ اعمال صالحہ نہیں تو بس ایمان ہی نہیں یا کمزور ہے۔ اسی لیئے ہمارے نبی کریم صلعم نے فرمایا لیس الخبر کالمعاینہ یعنے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ دیکھنے سننے میں فرق ہوتا ہے۔ اسکی مثال موسٰے علیہ السلام کا واقعہ ہے جب ربّ العالمین نے انہیں خبر دی کہ تمہاری قوم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تو انہوں نے الواح کو نہیں پھینکا۔ مگر جب آگر بچشم خود یہ پرستش دیکھی تو غصے سے الواح پھینک دیں۔ کیونکہ موسٰی کو اللہ کی خبر میں کچھ شک تھا ہرگز نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ مُخبَر (جسے خبر دیجائے) خواہ مخبِر (جس نے خبر دی) کے صدق پر یقین رکھتا ہو۔ مگر تاہم مُخبَر (مخبر بہ جس بات کی خبر دیجائے) کا وہ تصور نہیں کر سکتا جو اسے عند المعاینہ حاصل ہو سکتا ہے خواہ دل سے اسکی تصدیق ہی کرتا ہو پس ثابت ہے کہ معاینہ کے وقت ایسا تصور حاصل ہوگا جو خبر کے وقت نہیں تھا پس یہ تصدیق (معاینہ والی) اس تصدیق (سنی گئی) سے بہت بڑھکر ہے۔ یہی حال ایمان کا حال ہے۔

(پنجم) اعمال القلوب۔ مثلاً اللہ کی اللہ کے رسول کی محبت اور اسکی خشیت اور اسکی رجا۔ سب ایمان سے ہے چنانچہ اسپر کتاب وسنت اور اتفاق سلف شاہد ہے۔ اور انمیں آدمی ایکدوسرے سے متفاضل ہیں یہ ایک ایسی ظاہر بات ہے کہ ثبوت دینے کی حاجت نہیں۔

(ششم) اعمال ظاہری بھی ایمان ہی سے ہیں اور انمیں بھی آدمی ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں۔

(ہفتم) انسان جو مامور بہ (جو کچھ حکم ہوا) کو دل میں یاد رکھے اور ہر وقت اسے ایسا زیر نظر رکھے کہ غافل نہ ہو۔ اس سے کامل ایمان والا ہے جو تصدیق تو کر دے مگر پھر ان احکام سے غافل ہو جائے۔ کیونکہ غفلت ایمان کو گھٹا دیتی ہے۔ اور ایمان تصدیق۔ ذکر۔ اور استحضار کا کمال علم ویقین کے کمال کا موجب ہے اسی لیئے عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ہم اللہ کو یاد کریں اسکی حمد کریں اسکی تسبیح وتقدیس کریں تو یہ اس ایمان کی زیادتی ہے اور جب ہم غافل ہو جائیں بھلا دیں اور اعمال ضایع کر دیں تو یہ اسکا نقصان ہے۔

(ہشتم) کبھی انسان کسی بات کا مکذب ومنکر ہوتا ہے نہیں جانتا کہ رسول اکرم اس نے خبر دی ہے یا اس کا حکم کیا ہے کیونکہ اگر جانتا تو تکذیب ہی نہ کرتا اور نہ انکار کرتا۔ وہ پورا یقین رکھتا ہے اس بات پر کہ میں کچھ خبر سے رہا ہوں وہ حق امر کر رہا ہوں۔ پھر کوئی آیت یا حدیث سنتا ہے یا اسپر تدبر کرتا ہے معنی کی تفسیر سمجھتا ہے غرض کسی وجہ سے اصلیت کھل جاتی ہے تو پھر اسی بات کی تصدیق کرنے لگتا ہے جسکی تکذیب کر رہا تھا اور اسی کا اقرار کر لیتا ہے جسکا اسے انکار تھا۔ اب یہ ایک نئی تصدیق اور نیا ایمان ہے جس سے اس کا ایمان بڑھ گیا اس سے پہلے کافر نہ تھا بلکہ اس بات سے آگاہ نہیں تھا۔ یہ قسم بھی تو مجمل ومفصل میں آسکتی ہے مگر بعض اوقات صاحب اجمال کا قلب تفاصیل میں سے کسی شئے کی تکذیب وتفسیق سے سلیم

ہوتا ہے پھر اسی سادہ قلب پر اجمال کے بعد کوئی تفصیل کھلتی ہے۔ لیکن اہل علم واہل زہد سے کئی ایسے آدمی ہیں جنکو لوگوں نے تفاصیل سے ایسے بہت سے امور میں جو ماجاء بہ الرسول کے مخالف ہوتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ مخالف ہیں۔ جسوقت اصلیت کھلتی ہے فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔ ہر ایک جس نے دین میں کوئی نئی بات خطا سے کی اور وہ رسول پر ایمان رکھتا تھا یا خطا سے کوئی کام کیا۔ مگر مومن بالرسول ہے۔ اور ہر ایک مبتدع جو بدعت سے متابعۃ الرسول کا قصد رکھتا ہے۔ وہ اسی قبیل سے ہے۔ پس جو ماجاء بہ الرسول کا علم رکھے۔ اور اسپر عمل کرے وہ اکمل الایمان ہے اس سے جو انمیں خطا کرے اور جو خطا کے بعد صواب پالے اور اسپر عمل کرے وہ اس سے زیادہ ایمان رکھتا ہے جسے اپنی خطا کا علم نہیں ہوا۔

ان آٹھ وجوہ کو زیر نظر رکھتے ہوئے آپ یقیناً جان لیجئے کہ سلف الامۃ اور جل الائمۃ کا یہی مذہب ہے کہ ایمان قول عمل اور نیت کا نام ہے طاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ امام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اہل الفقہ والحدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایمان قول وعمل کو کہتے ہیں۔ اور عمل بغیر نیت کے کچھ نہیں۔ پھر لکھا ہے کہ ایمان ان کے نزدیک طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے اور تمام طاعتیں ان کے نزدیک ایمان سے ہیں ہاں ابو حنیفہ اور اس کے اصحاب کا ذکر ہے کہ وہ طاعتوں کو ایمان نہیں کہتے بلکہ صرف تصدیق واقرار (بقول بعض) اور معرفت کا نام ایمان ہے۔ مگر حجاز وعراق وشام اور مصر کے تمام اہل الرائے واہل الآثار فقہا مثل مالک بن انس اور لیث بن سعد اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور ابو عبید القاسم بن سلام اور داؤد ظاہری اور طبری اور جو ان [illegible] کے قائل ہیں کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے یعنے زبان سے اقرار دل کے ساتھ اعتقاد اور اعضاء کے ساتھ سچی مخلصانہ نیت سے عمل کرنا۔ اور کہا کہ ہر فریضہ ونافلہ جس سے اللہ کی طاعت کیجائے ایمان سے ہے۔ ان سب نے یہ کہا کہ ایمان طاعات سے بڑھتا اور معاصی سے گھٹتا ہے۔ پھر امام نے لکھا ہے کہ مومنوں میں سے اہل ذنوب اپنے گناہوں کے سبب سے کامل الایمان نہیں رہے۔ بلکہ ارتکاب کبائر سے ناقص الایمان ہو گئے۔ اسی لیئے فرمایا رسول صلعم نے لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن (زناکرنیوالا زنا نہیں کرتا بحالیکہ وہ مومن ہو) یہاں مومن سے مراد مستکمل الایمان ہے۔ اور جمیع الایمان کی نفی مراد نہیں۔ کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ زانی۔ سارق اور شارب الخمر جب اہل قبلہ ہوں تو ورثہ کے مستحق ہیں۔ اس کے بعد مرجیہ۔ خوارج اور معتزلہ کا رد کرتے ہوئے (بدلیل موارثۃ وحدیث عبادۃ بن صامت (فعوقب فی الدنیا فھو کفارۃ) لکھا ہے کہ ایمان کے کئی مراتب ہیں اور ناقص الایمان کامل الایمان کے برابر نہیں ہو سکتا جبھی تو انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت الایۃ کے آخر میں ھم المؤمنون حقا فرمایا اور نبی صلعم فرماتے ہیں اکمل المؤمنین ایمانا مومنوں میں سے اکمل ایمان والا جس سے ظاہر ہے کہ ناقص الایمان بھی ہوتے ہیں پھر فرمایا اوثق الایمان الحب فی اللہ اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ یہ سب حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ محض ایمان اوثق اور اکمل ہوتے ہیں۔ اسیطرح ابو عمر الطلمنکی نے اہل السنۃ کا اجماع بیان کیا ہے۔ کہ ایمان۔ قول وعمل ونیۃ کا نام ہے اور امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ نے کہا کہ جب امام فخر الدین رازی نے امام شافعی کے مناقب تصنیف کئے اور ان کا قول ایمان کے بارے میں "قول باللسان۔ عقد بالجنان۔ عمل بالارکان" یعنے اور صحابہ وتابعین کی مانند کہا۔ چنانچہ شافعی نے خود یہی کہا کہ اسپر اجماع

٭ یعنے اعمال صالحہ پر کار بند ہونا ثابت کر رہا ہے کہ سبب یعنی ایمان ہی قوی ہے۔ اڈ

صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے ہے تو امام رازی پر یہ قول بڑا مشکل گذرا کیونکہ اس کے دل میں اہل بدع و خوارج و معتزلہ و جہمیہ و کرامیہ و مرجیہ کا شبہ خلجان کر رہا تھا کہ شے مرکب میں سے جب بعض اجزاء دور ہو جائیں تو کل کا زوال لازم آتا ہے۔ شیخ الاسلام فرماتے ہیں اس کا جواب سہل ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہیئت اجتماعی جیسی کہ تھی قائم نہیں رہی۔ لیکن بعض کے زوال سے باقی کا زوال لازم نہیں آتا۔ اسکی مثال بدن الانسان ہے جب انگلی کٹ جائے یا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی ایسا عضو تو بالاتفاق انسان پھر بھی انسان ہی رہتا ہے۔ ہاں ناقص انسان کہہ سکتے ہیں۔ اسی لئے شارع علیہ السلام نے زانی۔ سارق۔ شارب الخمر سے ایمان کی نفی کی ہے۔ پس وہ مجموعہ جس کا نام ایمان ہے۔ ذنوب کے ساتھ کامل مجموعہ نہیں رہتا۔ مگر کہتے ہیں کہ اسطرح بعض ایمان چلا گیا۔ اور بعض باقی رہ گیا۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب بعض چلا جائے تو باقی بعض بھی چلا جاتا ہے۔ پس اسی خود ساختہ اصل سے خائف ہو کر مرجیہ بہ نسبت زیادۃ الایمان کے نقص الایمان کے لفظ سے بہت نفرت کرتے تھے کیونکہ بعض کے جانے سے کل کا جانا ان لوگوں کے قواعد کے مطابق لازم آتا ہے جو ایمان کے متبعض اور متعدد ہونے کے قائل ہیں اور جہمیہ کے نزدیک ایمان ایک امر واحد ہے جو تعدد کو قبول ہی نہیں کرتا۔ مگر یہ ایسا واحد ہے جسکی کوئی حقیقت ہے ہی نہیں۔ گویا وحدانیت رب عزوجل کیطرح اسکی بھی وحدانیت ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔ جس اصل نے انہیں اس مغالطہ میں ڈالا یعنی یہ کہ انسان میں بعض ایمان اور بعض کفر جمع نہیں ہو سکتے۔ جسکی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ مسلمانوں میں متفق علیہ مسئلہ ہے چنانچہ ابو الحسن الاشعری نے ایسا ہی ذکر کیا) اور جس اعتقاد پر اجماع کا باطل خیال انپر مستولی ہوا۔ اس نے انہیں ایسے عقیدے کا پابند کر دیا جو بالکل مخالف اجماع ہے۔ ہاں اس اجماع سلف کے مخالف جتنے بھی ائمہ کے ذکر لیا بلکہ ایک [illegible] تو اس شخص کے کفر کا فتویٰ دیدیا جو جہمیہ سا عقیدہ ایمان کے بارے میں رکھے۔ اور اس کیلئے نظائر متعددہ ہیں۔ دیکھئے انسان ایک قول مخالف نص و اجماع قدیم کہتا ہے اسبات کا یقین رکھتے ہوئے کہ وہ نص اور اجماع سے متمسک ہے۔ جب اس کے علم اجتہاد کا یہی منتہی ہے تو صواب کا ثواب دیتا ہے اور جسکی معرفت سے عاجز رہا وہ معاف کر دیتا ہے۔ بعض لوگ انہیں میں سے کہتے ہیں کہ ایمان من حیث ہو ایمان (اس حیثیت سے کہ وہ ایمان ہے) زیادت و نقصان کو قبول نہیں کرتا۔ میں کہتا ہوں یہ کہنا تمہارا ایسا ہی ہے جیسے تم لوگ کہا کرتے ہو۔ من حیث ہو انسان۔ من حیث ہو حیوان و من حیث ہو وجود پھر ان مسمیات کے لئے ایک وجود مطلق مجرد از جمیع قیود و صفات یقین کرتے ہو حالانکہ خارج میں اسکی کوئی حقیقت نہیں۔ اور سوا اسکے کچھ نہیں کہ وہ ایک ایسی شے ہے جیسے انسان اپنے ذہن میں فرض کر لیتا ہے جیسے ایک ایسا موجود فرض کر لیتے ہیں جو نہ قدیم ہے نہ حادث اور نہ قایم بنفسہ اور نہ قایم بغیرہ۔ ایسا ہی (ماہیات من حیث ہی ہی) کو اذہان ہی میں فرض کر لیا جاتا ہے اعیان میں تو ان کا وجود نہیں۔ اسی طریق پر ایمان کو فرض کیا ہے یعنے ایسا ایمان ہے جس سے کوئی مومن متصف نہیں بلکہ ہر ایک قید سے مجرد ہے مگر تو کوئی سے فی الخارج ایسا ایمان ہے جو مومنوں کے ساتھ نہ ہو اور نہ کوئی ایسی انسانیت فی الخارج ہے سوا اس کے جسکے ساتھ انسان متصف ہے پس ہر انسان کے لئے انسانیت ہے جو اسی (انسان) کے ساتھ خاص ہے اور ہر مومن کے لئے ایک ایمان ہے جو اسی مومن کے ساتھ خاص ہے۔ اب یہ کہ انسانیت عمر کی انسانیت کے مشابہ ہے مگر وہ وہی نہیں (یعنی زید کی انسانیت وہی نہیں جو عمر کی انسانیت ہے ہاں اشتراک ان دونوں میں ہے مگر وہ امر کلی مطلق میں ہے جو ذہن میں ہوتی ہے فی الخارج اس کا کوئی وجود نہیں مگر اس کے افراد کے ضمن میں (اور ہماری بحث اس ایمان کی نسبت ہے جو فی الخارج پایا جاتا ہے) پس

جس وقت کہا جائے زید کا ایمان عمرو کے ایمان کی مثل ہے تو وہ واحد نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک کو ایک تعین خاص گھیر رہا ہے۔ اور یہی ہے وہ ایمان جو زیادت و نقصان کو قبول کرتا ہے اور جو شخص فضل ایمان کی نفی کرتا ہے۔ وہ اپنے جی میں ایک ایمان مطلق تصور کر لیتا ہے جیسے کہ ایسے انسان کا تصور (وہمی) کر لیتے ہیں جو جمیع صفات معینہ سے خالی ہو (گو وہ ہوتا کیا؟ کچھ بھی نہیں) پھر یقین کرتا ہے کہ بس یہی وہ ایمان ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے اور یہ تفاضل کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ یہ تو اپنے نفس میں ہی تعدد کو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ ایک تصور (خیال) محض ہے جو اپنے متصور کے نفس میں ہے اور اسی وہم کی بنا پر بہت سے لوگ ان میں سے سمجھتے ہیں کہ امور مشترکہ جو کسی ایک شے میں ہوں وہ بلحاظ شخصیت و عینیت ہی واحد ہیں۔ اسی غلطی نے بڑھتے بڑھتے ان کے علماء و فقراء کو اس گمراہی میں ڈالا کہ وجود کو بھی ایسا ہی سمجھ بیٹھے۔ پہلے انہوں نے تصور کیا کہ تمام موجودات مسمی الوجود میں مشترک ہیں یعنے سب کے ساتھ وجود ہے پھر اس وجود کلی کا اپنے نفسوں میں تصور کیا اور اسے فی الخارج ہی سمجھ بیٹھے۔ جیسا کہ وہ اہل کے خیالوں میں تھا۔ پھر سمجھے کہ بس وہی وجود اللہ ہے (تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا) گویا رب العالمین کو وہ وجود بنایا جو اپنے متصور کے نفس کے سوا نہیں اور فی الخارج بالکل نہیں پایا جاتا۔ اسیطرح بہت سے فلاسفہ اعداد مجردہ اور حقایق مجردہ کا تصور کرتے ہیں اور اسے المثل الافلاطونیہ بولتے ہیں۔ اور ایسا ہی ایک ایسا زمانہ کا تصور کرتے ہیں جو حرکت و متحرک سے مجرد ہو اور ایسے بُعد کا جو اجسام اور اسکی صفات سے مجرد ہو پھر گمان کرتے ہیں کہ ایسے زمانے اور بعد کا وجود فی الخارج ہی ہے۔ الغرض یہ سب اسی غلطی پر ہے کہ ما فی الاذہان کو ما فی الاعیان ہی سمجھ لیتے ہیں اور صرف یہی اعتقاد [illegible]

اور حافظ ابن حجر شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ سلف [illegible] ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے مگر اکثر متکلمین نے اس کا انکار کیا ہے امام نووی نے کہا ہے کہ اظہر اور مختار یہی ہے کہ تصدیق کثرت نظر اور وضوح ادلہ سے بڑھتی گھٹتی ہے۔ اسی بنا پر صدیق کا ایمان اس کے غیر سے اقوی تھا کیونکہ اسے کوئی شبہ لاحق نہ ہوتا تھا اور یہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو کچھ دل میں ہو وہ بڑھتا ہے یہانتک کہ بعض اوقات بہ نسبت ماسبق زیادہ یقین اور اخلاص اور توکل اپنے آپ میں پاتا ہے۔ اسیطرح تصدیق و معرفت بھی براہین کی کثرت و قوت سے بڑھتی ہے۔ اور سلف سے جو الایمان یزید و ینقص منقول ہے اسکی عبد الرزاق نے اپنے مصنف میں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور ابن جریج وغیرہم سے تصریح کی ہے۔ اور ابو القاسم نے اپنی کتاب السنۃ میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور ابی عبید اور دیگر ائمہ سے نقل کیا ہے اور بخاری سے بسند صحیح مروی ہے کہ میں ہزار سے زیادہ علماء امصار سے ملا۔ اور میں نے کسیکو اسبات میں اختلاف کرتے نہیں دیکھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور بڑھتا گھٹتا ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے صحابہ و تابعین کی ایک جمع کثیر سے یہ روایت کی۔ اور فضیل بن عیاض اور وکیع نے اہل سنت کا یہی عقیدہ نقل کیا ہے اور حاکم نے امام شافعی کے مناقب میں لکھا ہے کہ ابو العباس الاصم نے ربیع سے خبر پائی کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے سنا کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے بڑھتا گھٹتا ہے اور ابو نعیم نے سوانح شافعی لکھتے ہوئے حلیہ میں ربیع سے یہی روایت کی ہے ہاں ایزادی کہ ایمان طاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت سے گھٹتا ہے اور آیت پڑھی (ویزداد الذین امنوا ایمانا) اور امام احمد نے اپنے مسند میں روایت کیا

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ الایمان یزید وینقص اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی مرفوعاً روایت کی ہے اور صحابہ وتابعین وائمہ دین اہل سنت وجماعت اور آئمہ اہل حدیث اور علماء صوفیہ کے آثار اس مسئلے کے متعلق اسقدر ہیں کہ اس مختصر میں انکی گنجائش نہیں سب کا اسی پر اتفاق ہے کہ الایمان قول باللسان وعقد بالجنان وعمل بالارکان یزید بالطاعۃ ویضعف بالعصیان۔

اس قیمتی مضمون پر المنار کے لائق ایڈیٹر نے بہت عمدہ رائے دی ہے جو یہ ہے: نقلی بحث سے تو مضمون نگار نے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے جو طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے ہم عقلی نظر سے بھی دیکھتے ہیں تو یہی حق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس اعتقاد نے کہ ایمان ہی آخرت میں نجات وسعادت کا موجب ہے اور مومن بننے کے لئے صرف اس بات کی تصدیق کافی ہے کہ جو کچھ نبی صلعم لائے وہ حق ہے اور ایمان میں عمل داخل نہیں مسلمانوں کو فسوق اور عصیان پر جرأت دی اور صرف اس فاسد وباطل عقیدے نے قرآن مجید کی معنوی تحریف پر ابھارا۔ بحالیکہ قرآن تو باواز بلند پکار رہا ہے کہ نجات وفلاح ایمان اور عمل صالح دونو سے ہے نہ صرف ایمان سے نہ صرف عمل صالح سے۔ ایسا ہی ہلاکت اخروی بھی کفر اور مظالم میں بڑھ چلنے سے ہے۔ اسکے متعلق جسقدر آیات ہیں وہ تھوڑی نہیں بلکہ بمشکل گنی جا سکتی ہیں مگر یہ اہل مذہب ہیں برابر انکی تاویلیں کیے جاتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے۔ انکی تاویلوں کا بد اثر ایسا پڑا کہ ایسے اچھے فہیم مسلمان غلط فہمی سے کہنے لگ گئے۔ کہ دنیا اور آخرت کے عذاب سے بچانے اور لذات اخروی دلانے میں عمل کو کوئی اتنا بڑا دخل نہیں بس صرف تصدیق بما جاء بہ النبی کافی ہے وہ بھی مفصلاً نہیں بلکہ مجملاً۔ اور قرآن کے تمام وعیدوں کو کفار کے حق میں خیال کر [illegible] سنا تو کہہ دیا [illegible] پرستوں کا ذکر ہے ہم تو [illegible] قبر پرستی [illegible] اور کیا کیا پرستی کرتے ہوں اور جب کسی نبی کے انکار کا وعید پڑھا تو کہہ دیا اگلی امتوں کی نسبت ہے اور یہ خیال نہیں کہ ہم بھی ایک مامور من اللہ کی تکذیب کے مجرم ہو رہے ہیں) اور انہیں سے خاص سمجھتے ہیں گویا الٰہی سنت اس امت کے ساتھ اگلی امم کے خلاف ہوگئی اور گمان کرتے ہیں کہ یقین واذعان کا وجود بدوں اسکی تاثیر طبعی یا خاصہ فطرتی (جو عمل ہے) کے بھی پایا جا سکتا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل گوبیکی ضلع گجرات

کیا خریداران میگزین توجہ فرمائینگے

خط وکتابت کا ایک بڑا حصہ ابتک میرے نام پر یا ایڈیٹر کے نام پر ہوتا ہے جس سے نہ صرف میرا وقت ضایع ہوتا ہے۔ بلکہ خطوط کی تعمیل میں بھی دیر ہو جاتی ہے اسلئے التماس ہے۔ کہ جملہ صاحبان ہر قسم کی خط وکتابت متعلق میگزین کے مینیجر میگزین یا نائب ناظم میگزین سے کریں البتہ اگر کسی مضمون کے متعلق خط وکتابت کرنی ہو تو وہ ایڈیٹر سے کریں۔

خاکسار محمد علی از قادیان

ایک قابل تقلید نمونہ

اخبار بدر والحکم کے ذریعہ احمدی احباب تک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ مسجد مبارک کیلئے وہ زمین خرید لی گئی ہے۔ جو مسجد سے متصل ہے اور جسکا مدت سے انتظار ہو رہا تھا۔ اور یہ بھی اطلاع دیجا چکی ہے کہ مبلغ [illegible] اس زمین کی قیمت ہے۔ اور [illegible] قریب مسجد مبارک کی تعمیر پر خرچ ہوگا۔ یہ وقت ہے کہ احمدی احباب فراخدلی اور عالی حوصلگی سے کام لیکر اس کار خیر میں قدم بڑھا کر فاستبقوا الخیرات پر عمل کرنیوالوں میں داخل ہو جائے۔

اس چندہ کی تحریک کرتے ہوئے مجھے اس بات کے اظہار کی بھی خوشی ہے۔ کہ جماعت نے اسطرف ایک حد تک توجہ کی ہے۔ اور بعض مخلصوں نے قابل تقلید نمونے دکھائے ہیں انہیں سے دو نمونے میں اسجگہ آپکے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اول الذکر میاں محمد حسین صاحب دفتری۔ دفتر میگزین قادیان ہیں۔ پہلے انہوں نے حسب استطاعت نقد چندہ میں حصہ لیا۔ پھر اس کے بچے رحمت علی نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے والد یعنی محمد حسین صاحب مذکور نے میری مرحومہ والدہ کا بقیہ زیور مسجد کے چندہ میں دیدیا ہے۔ اسپر میاں محمد حسین صاحب نے تمام زیور اسی روز مسجد مبارک کے چندہ میں دیدیا۔ جو ایک غریب انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔

دوسری مثال جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میاں حشمت اللہ صاحب احمدی ساکن شاہجہانپور خدمتگار ڈپٹی کمشنر تیزپور آسام ہیں جنہوں نے مبلغ [illegible] اس مبارک چندہ میں عطا فرمائے ہیں گو یہ رقم کسی امیر کے لئے بہت بڑی رقم نہیں مگر ایک خدمتگار کے لیے بہت بڑی رقم ہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں اور نہ کوئی دنیادار کر سکتا ہے یہ ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنی جان ومال کی کوئی پروا نہیں کرتے۔

ان دو مثالوں سے میری مراد یہ نہیں کہ کوئی اور رقم وصول نہیں ہوئی۔ کیونکہ بعض اور بھائیوں نے بڑی ہمت کا کام لیا ہے۔ مثلاً حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے [illegible] اسیطرح خود قادیان اور اطراف کی جماعت نے بھی پانسو روپے کے قریب جمع کرنیکا انتظام کیا ہے مگر مندرجہ بالا مثالیں بہت ہی قابل قدر ہیں اور یہ اسلئے شائع کیا جاتا ہے کہ شاید کسی دوسرے بھائی کیلئے تحریک کا باعث ہو۔ والسلام

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے عام اعلان

قادیان کے جسقدر تحریکیں سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے ہوتی ہیں۔ وہ قومی اور سلسلہ کی تحریکیں ہیں جنکے لئے صدر انجمن احمدیہ ہر طرح ذمہ وار ہے۔ لیکن چونکہ یہاں بعض ذاتی اور شخصی کام بھی ہو رہے ہیں جنکا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے نہیں ہے۔ اور نہ انجمن انکے نفع ونقصان کی ذمہ وار ہے۔ ایسی صورت اور حالت میں جو تحریکیں اخبارات کے ذریعہ یا کسی اور صورت میں کیجاویں۔ وہ ذاتی اور شخصی ہونگی۔ ایسا ہی بعض لوگ یہاں کے بعض اشخاص کے ذاتی کاموں یا کارخانوں میں شراکت کرتے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ اس قسم کی شراکتوں کی ذمہ وار نہیں ہے۔ اسلئے انجمن نے اپنے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ تمام احمدی احباب کو مطلع کیا جاوے۔ کہ جو لوگ قادیان میں کسی خاص شخص کے کسی ذاتی کام میں یا کسی کارخانہ میں کسی دنیوی غرض کے لئے شراکت کرنا چاہیں وہ ہر طرح کی سوچ بچار کے بعد شراکت کیا کریں۔ کیونکہ اگر اسطرح کی شراکت سے کسی کو کوئی نقصان پہونچا۔ تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صدر انجمن احمدیہ اسکی ذمہ وار نہ ہوگی۔ اور نہ معاملات میں حضور علیہ السلام کا یا انجمن کا کوئی تعلق یا دخل نہ ہوگا

محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

مسیحی مشنریوں سے خطاب

أعباد المسیح لنا سؤال | نرید جوابه ممن وعاه

مسیح پرستو! ہم ایک سوال کا جواب چاہتے ہیں تم میں سے جو شخص جواب دے سکتا ہو دے۔ سوال یہ ہے۔

إذا مات الإله بصنع قوم | أماتوه فما هذا الإله

کہ جب خدا ایک قاتل قوم کے ہاتھ سے مارا گیا تو وہ خدا کیا بلا ہے؟

وهل أرضاه ما نالوه منه | فبشراهم إذا نالوا رضاه

آیا اس حسن سلوک سے انہوں نے اپنے خدا کو خوش کیا ہے اور اگر یہ سچ ہے تو ان کے لئے مژدہ ہے کہ انہوں نے اپنے خدا کی رضامندی کا رتبہ پالیا۔

وإن سخط الذي فعلوه فيه | فقوتهم إذا أوهت قواه

اور اگر ان کا فعل اسکی رنجش کا باعث ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی قوت نے اسکی قوت کو بودا اور کمزور کر دیا۔

وهل بقي الوجود بلا إله | سمیع یستجیب لمن دعاه

اور کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کے مارے جانے کے بعد یہ کارخانۂ عالم کسی مجیب الدعوات کے بغیر بدستور چلتا رہا

وهل خلت الطباق السبع لما | ثوی تحت التراب وقد علاه

کیا جبکہ خدا زیر خاک مدفون ہوگیا تو آسمان اُس کی خدائی سے خالی پڑے رہ گئے

وهل خلت العوالم من إله | یدبرها وقد سمرت یداه

کیا جمیع عالم کسی مدبر سے خالی ہو گئے تھے جبکہ خدا کے دونو ہاتھوں میں میخیں لگائی گئیں۔

وکیف تخلت الأملاك عنه | بنصرهم وقد سمعوا بکاه

اور کیونکر اس کے املاک ان کے منصور ہو جانے کی وجہ سے اس سے خالی ہو گئے بحالیکہ وہ اس کا گریہ سنتے تھے۔

وکیف أطاقت الخشبات حمل ال | إله الحق شد علی قفاه

اور لکڑی (صلیب) نے خدا کو کیسے اُٹھا لیا جو اُس کی گُدی پر باندھی گئی؟

وکیف دنا الحدید إلیه حتی | یخالطه ویلحقه أذاه

اور لوہا (بیڑیاں) خدا سے کیسے قریب ہوکر اسے تکلیف دیتا رہا؟

وکیف تمکنت أیدي عداه | وطالت حیث قد صفعوا قفاه

اور دشمنوں کے ہاتھ اس پر کیسے قابو پا گئے کہ اس بیچارے کی گردن بھی تھپڑوں سے لال کر دی؟

ویا عجبا لقبر ضم ربا | وأعجب منه بطن قد حواه

اس قبر پر تعجب ہے جس میں پروردگار عالم مدفون رہا اور اس قبر سے زیادہ موجب تعجب وہ پیٹ ہے جس میں وہ نو ماہ تک نشو و نما پاتا رہا۔

أقام هناك تسعا من شهور | لدی الظلمات من حیض غذاه

وہ پروردگار عالم برابر نو ماہ ایک تاریک کوٹھڑی میں حیض کے خون سے غذا حاصل کرتا رہا۔

وشق الفرج مولودا صغیرا | ضعیفا فاتحا للثدي فاه

اور وہ بچہ ناتوان تھا کہ شرمگاہ کو پھاڑ باہر آگیا بحالیکہ پستان کے لئے منہ کھولے ہوئے تھا۔

ویأکل ثم یشرب ثم یأتي | بلازم ذاك هل هذا إله

بعد میں وہ کھاتا پیتا رہا اور برابر ہگتا گیا۔ کیا خدا ایسا ہی ہوتا چاہیے؟

تعالی الله عن إفك النصاری | سیسأل کلهم عما افتراه

حقیقی خدا نصاریٰ کے اس بہتان سے برتر ہے اور وہ عنقریب ان سب کو اس بہتان عظیم کی بابت پوچھے گا۔

أعباد الصلیب لأي معنی | یعظم أو یقبح من رماه

صلیب پرستو! صلیب کی کیوں تعظیم کرتے ہو یا جو شخص اسے پھینکے اسے کیوں بُرا کہتے ہو؟

وهل تقضي العقول بغیر کسر | وإحراق له ولمن بغاه

بھلا عقول سلیمہ صلیب اور خدا کے مردہ مشتہر کرنیوالے کو توڑنے اور آگ میں جلانے کے سوا کچھ اور بھی فیصلہ دے سکتی ہیں

إذا رکب الإله علیه کرها | وقد شدت لتسمیر یداه

فذاك المرکب الملعون حقا | فدسه لا تبسه إذ تراه

جبکہ خدا زبردستی ایسی حالت میں صلیب پر سوار کیا گیا کہ اس کے ہر دو ہاتھ میں میخیں لگی تھیں تو ایسی سواری واقعی سخت ناپاک اور ملعون ہونی چاہیے سو جب تم اسے دیکھا کرو تو بجائے اسکو کہ اسے بوسہ دو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا کرو۔

یهان علیه رب الخلق طرا | وتعبده فإنك من عداه

اس صلیب پر تو پروردگار عالم کی ذلت ہوئی اور تم اسکی پرستش کرتے ہو پس تم یقیناً اس خدا کے دشمن ہو نہ دوست۔

فإن عظمته من أجل أن قد | حوی رب العباد وقد علاه

وقد فقد الصلیب فإن رأینا | له شکلا تذکرنا سناه

فهلا للقبور سجدت طرا | لضم القبر ربك في حشاه

اگر تم صلیب کی اس خیال پر تعظیم کرتے ہو کہ (پروردگار عالم اسپر چڑھایا گیا تھا اور اب وہ اصلی صلیب تو جاتی رہی اسلئے جہاں کہیں اسکی شکل نظر آتی ہے تو اسکی بزرگی کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے) تو پھر تم لوگ تمام قبور کو دیکھکر کیوں سجدہ نہیں کیا کرتے کیونکہ خدا تو تین دن قبر میں بھی پڑا رہا تھا۔

فیا عبد المسیح أفق فهذا | ابتدائه وهذا منتهاه

اے عبد المسیح بس اب رہنے دے تمہارے مذہب کی قلعی کھل گئی۔

(الہدیٰ)

ضرورت! ضرورت!! ضرورت!!!

مجھے اس بات کی ضرورت ہے کہ احباب الحکم کیلئے قیمت پیشگی ادا کرنیوالے خریدار پیدا کرکے اپنے مولیٰ کریم سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ منیجر

اعلان

(اول) چونکہ آبادی جدید نہر چناب میں بہت سی غلط فہمیاں بابت نتایج اس ایکٹ کے پھیلی ہوئی ہیں جو حال میں مجلس واضعان قوانین نے منظور کیا ہے اسواسطے ضروری ہے کہ ایک ایسا صاف مضمون اسکی نسبت شایع کیا جاوے۔ جسکو ہر ایک معمولی آدمی بھی سمجھ سکے۔

(دوئم) یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ زیر دفعہ ۵ سرکار نے بہت سی جو شرایط اکو تبدیل کر دیا ہے۔ یا تبدیل کرنے کا سرکار کو اختیار حاصل ہوگیا ہے بالکل جھوٹ ہے +

(۱) دربارہ مزارعان جنمیں مزارعان موروثی بھی شامل ہیں۔ صرف حسب ذیل صورتوں میں تبدیلیاں واقعہ ہوئی ہیں۔

(الف) بروئے دفعہ ۱۶ مزارعان کو جن میں مزارعان موروثی بھی شامل ہیں کوئی اختیار وصیت کرنیکا نہیں ہے جس سے آیندہ کیواسطے تمام خانگی تنازعات اور وراثت کے جھگڑے دور ہو جاویں گے۔

(ب) جہاں کسی چک میں سرکار نے بوقت تقسیم اراضی ایک مربعہ خاص آبادی کے واسطے مخصوص کر دیا ہے وہاں تمام رہائشی مکانات اس مربعہ آبادی میں بنائے جانے چاہئیں (دفعہ ۲۳) اور انہیں احاطہ جات میں بنائے جانے چاہئیں۔ جو ڈپٹی کمشنر یا منتظم آبادی نے تقسیم کئے ہیں۔ (دفعہ ۲۰) ان احاطہ جات کے واسطے مزارعان سرکار سے کوئی کرایہ نہیں لیا جاوے گا (دفعہ ۲۱)

اگر ڈپٹی کمشنر یا منتظم آبادی مناسب خیال فرماویں تو وہ کسی مزارعہ کو اپنے مربعہ میں رہائشی مکان بنانے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ (دفعہ ۲۰)

جواب قانون میں درج کیا گیا ہے۔ وہ مطابق عمل موجودہ ہے +

(ج) سرکار کو اختیار ہے کہ وہ مزارعان کے واسطے ان کے مربعوں میں درخت لگانے کے لئے قواعد بناوے۔ فی الحال کوئی قواعد نہیں مرتب کئے گئے + درختوں کی تعداد جس کے لگانے کے واسطے بروئے قواعد مزارعہ پابند کیا جا سکتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ پچیس فی مربعہ ہو سکتی ہے یہ درخت مزارعہ اپنے مربعہ کے کسی حصہ میں یا کسی صورت میں جیسا وہ چاہے لگا سکتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ چاہے تو سب کو ایک گوشہ میں بصورت ذخیرہ یا بشکل ایک قطار کے لگا سکتا ہے یہ درخت ان کی اپنی ملکیت ہونگے۔

اگر کسی مزارعہ نے لازمی تعداد درختان سے زیادہ درخت لگائے ہوئے ہوں تو لازمی تعداد کے ماسوائے باقی درختان کو جس طرح وہ چاہے۔ اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ مثلاً وہ ایسے درختوں کو جو لازمی تعداد سے زیادہ ہیں بغیر اجازت کے اپنے استعمال میں لانے کے واسطے کاٹ سکتا ہے یا بیچ سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر ایک مزارعہ کو لکڑی جلانے کے واسطے یا کوٹھا شہتیر بنانے کے واسطے مفت میں مل جاویگی۔

(د) سرکار کو اختیار ہوگا۔ کہ آبادی کی صفائی اور اچھے انتظام کے واسطے قواعد بناوے۔ اور اس کے واسطے سرکار کو یہ بھی اختیار ہوگا۔ کہ کچھ محصول مقرر کرے۔ اس کا ذکر آگے آوے گا۔

(۲) دربارہ مالکان۔

مالکان کے متعلق صرف حسب ذیل جدید شرایط ہیں۔

(الف) جہاں سرکار نے سفید پوشاں یا رئیساں کے چکوک میں ایک خاص مربعہ آبادی کے واسطے مخصوص کر دیا ہے۔ وہاں ان سفید پوشاں یا رئیساں اور ان کے مزارعان کو اس مربعہ آبادی کے اندر رہایشی مکان تیار کرنے چاہئیں لیکن اگر اس سے پیشتر کسی ایسے شخص کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے مربعوں میں رہایشی مکان بنالیوے اور جس نے ایسا مکان بنالیا ہوا ہے تو وہ اسوقت بھی جائز سمجھا جاوے گا۔

موجودہ شرایط جن کے ذریعہ سے مالکان اور اُن کے مزارعان کو احاطہ جات بلا کرایہ دیئے جاتے ہیں بحال رہیں گے۔

(ب) صفائی کے متعلق وہی شرط ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔

(سوئم) دفعات ۱۸–۱۹ جو وراثت کے متعلق ہیں۔ ان کا اطلاق نہر چناب یا کسی اور نہر کے موجودہ عطیات پر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ موجودہ عطیات کے بابت وہی قانون اور رواج موثر ہوگا۔ جو ان عطیہ داروں کے سابقہ سکونت میں رواج ان کی ملکیتی اراضی پر حاوی ہے۔ ہاں اگر عطیہ کے شرایط میں مختلف قاعدہ وراثت کا درج ہے۔ تو پھر یہ قاعدہ وراثت حاوی ہوگا۔

حسب ذیل عطیات میں مختلف قاعدہ وراثت شرایط میں درج ہے۔

(الف) مزارعان شتر پال

(ب) چوہدری (نمبردار) شتر پال مزارعان

(ج) معمولی نمبرداران

(د) آبادکاران جن کو نہر چناب کے اکسٹنشنوں کا سنہ ۱۹۰۲ء اور اس کے بعد مربعہ جات تقسیم ہوئے ہیں۔

مزارعان شتر پال کی صورت میں سرکار کو اختیار ہے کہ وارث یا وارثاں کا انتخاب کرے۔ جو زاید اراضی کسی چوہدری شتر پال یا معمولی نمبردار کو بہ حیثیت اس کے چوہدری یا نمبردار ہونے کے دی جاتی ہے۔ اس اراضی کا وہی وارث ہوتا ہے۔ جو اُس چوہدری یا نمبردار کا جانشین مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ شرایط وراثت جو سنہ ۱۹۰۲ء میں جاری ہوئیں اور نہر چناب کے اکسٹنشنوں مثلاً بھنگو یا ہالک کلیانوالہ۔ شرقپور وانگل کے آبادکاروں پر حاوی ہے۔ وہی ہیں۔ جو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۹ میں رکھی گئی ہیں۔

یہ سچ نہیں ہے کہ اگر کوئی اصلی آبادکار بلا اولاد نرینہ مر جاوے۔ یا موروث حاصل کرنے سے پہلے فوت ہو جاوے تو اس کا عطیہ ڈپٹی کمشنر یا منتظم آبادی ضبط کرے گا۔ مگر ہاں یہ صورت اکسٹنشنوں کے آبادکاروں پر حاوی ہوگی۔ جن کو سنہ ۱۹۰۲ء کے بعد زمین ملی ہے۔ جبکہ ان کی شرایط میں اُس امر کا ذکر درج ہو۔

یہ بھی سچ نہیں ہے کہ سرکار کو اختیار ہے کہ صرف ایک بیٹے کے نام بطور وارث زمین لگا دیوے۔ اور باقیوں کو محروم کر دیوے۔ مگر ہاں یہ قاعدہ شتر پال مزارعان کی صورت میں

درست ہے۔ البتہ اگر اسٹنشن والا آبادکار قبل از حصول حقوق موروثی فوت ہو جاوے اور اسکی زمین مطابق موجودہ شرایط ضبط سرکار ہو جاوے۔ صاحب منتظم آبادی نے کبھی کبھی از سر نو صرف ایک لڑکے کے نام زمین تقسیم کر دی۔ اور ان کو اختیار ہے۔ کہ آیندہ بھی ایسا کریں۔

(چہارم) دفعہ ۲۳ کسی مزارعہ کو اپنے مربعہ میں اپنے مال مویشی کے واسطے چھپر یا ڈھارہ بنانے سے نہیں روکتی ہے وہ اپنے مربعے میں اس قسم کا چھپر یا ڈھارہ بلا اجازت بنا سکتا ہے۔

(پنجم) دفعہ ۲۴ سے جس کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر یا منتظم آبادی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس شخص کی زمین ضبط کر لیں جس نے شرائط آبادی پوری نہیں کیں یا اس مزارعہ کی اراضی ضبط کر لیں جس نے سرکاری مطالبہ ادا نہیں کیا ہے۔ کوئی ایزادی موجودہ شرایط میں نہیں ہوتی۔ درحقیقت شرایط نرم کی گئی ہیں۔ کیونکہ آیندہ زمینداروں کو اجازت دیجاوے گی کہ وہ کھتونی یا عرضی ارسال ملنے کے بعد ایک مہینے کے اندر رقم واجب الوصول ادا کریں اور اگر وہ قبضداران مالک ہوویں تو ان سے صرف بموجب اس ضابطے کے وصول کیجاویگی جو ایکٹ مالگذاری میں درج ہے۔

(ششم) دفعہ ۲۵ میں ان لوگوں کے واسطے سزا تجویز کیگئی ہے جو درختاں کو کاٹ ڈالیں یا عمداً نقصان پہنچا دیں۔ زیر اس دفعہ کے کسی ایسے شخص کو سزا نہیں دیجاوے گی جو ان درختوں کو کاٹے یا چھانٹے جو اس کے اپنے مربعہ میں اُگے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ خودرو ہوں یا اس کے اپنے لگائے ہوئے۔ عطیہ دار کو چاہئے کہ وہ ان درختوں کو نہ کاٹے اور نہ عمداً نقصان پہنچا دے جو سرکاری درخت ہیں۔ مثلاً وہ درخت جو سرکار نے خود سڑک یا نہر پر لگائے ہیں۔ یا وہ درخت جو اس سرکاری زمین پر ہیں جو بلا تقسیم یعنی چراگاہ ہے۔ جو کہ سرکاری مال ہے۔ البتہ اجازت حاصل کرکے وہ ایسا کر ایسا کرسکتا ہے۔ نیز کسی عطیہ دار کو وہ درختان ہی نہ کاٹنے چاہئیں اور نہ ان کو عمداً نقصان پہنچانا چاہئے۔ جو آبادی کے اندر عام لوگوں کے آرام کے واسطے آبادکاروں نے لگائے ہیں۔ جہاں کوئی سرکاری کھال دیہاتی یا زمینداری راستہ تقسیم شدہ مربعہ جات میں گذرتا ہے۔ جو درخت ایسے کھال یا راستے کے کنارے پہ واقع ہیں۔ ان کو وہ آبادکار استعمال کر سکتا ہے۔ یا کاٹ سکتا ہے جس کے مربعہ جات کے کنارے پہ واقع ہیں۔

(ہفتم) دفعہ ۲۸ کے رو سے سرکار کئی امورات کے متعلق قواعد بنا سکتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ یعنی ایسی صورتوں میں وراثت کے قواعد تیار کرے۔ جہاں وراثت متوفی کے سب سے بڑے لڑکے یا چیدہ وارث یا وارثان کو پہنچتی ہے۔ بعض لوگوں نے بے وقوفی سے یہ خیال کر لیا ہے کہ سرکار کا ارادہ ہے کہ موجودہ شرایط کو تبدیل کرے۔ اور جہاں پہلے نہیں ہے اب اس قاعدہ وراثت کو جاری کرے جس کے ذریعہ سب سے بڑا لڑکا ہی وارث بنتا ہے۔ یہ خیال جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے۔

(ہشتم) ایک اور امر جس کے متعلق قواعد بنائے جا سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آبادکار اپنے اپنے مربعہ جات میں درخت لگاویں (دفعہ ۲۸ (د)) اس کا مطلب پہلے ہی ظاہر کر دیا گیا ہے جبتک آبادکار اپنی لازمی تعداد درختان قائم رکھیں گے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے تو باقی درختاں کی بابت اس کو استعمال کا پورا اختیار ہے۔ اور ان کے کاٹنے کی بابت کوئی سزا نہیں دی جا سکتی ہے۔ تمام درخت جو اس کے مربعے میں ہیں اسکی اپنی ملکیت سمجھے جاویں گے+

(نہم) آبادیوں کے انتظام اور صفائی کے متعلق سرکار قواعد بنا سکتی ہے۔ دفعہ ۲۸ (ج) زیر دفعہ ۲۹ سرکار کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایک رقم (یعنی حبوب) مقرر کرے جس سے چوہڑوں کی تنخواہ ادا کیجاوے۔ یا دوسرے اغراض جو انتظام آبادی کے متعلق ہوں پورے کئے جاویں۔ جہاں کسی آبادی میں لوگوں نے خود خاطر خواہ انتظام کر دیا ہے۔ وہاں کوئی امید نہیں ہے۔ کہ زیر دفعہ ۲۹ کوئی ایسی رقم لگائی جاوے۔

(دہم) سرکار کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ کہ چھوٹے اور معمولی معاملات کی بابت غیر ضروری قواعد مرتب کرکے چھوٹے چھوٹے ملازمان مثلاً پٹواریاں کو اختیار دیئے جاویں کہ وہ لوگوں کو تنگ کریں اور ان سے ناجائز طور پر روپیہ حاصل کریں اگر آیندہ کبھی زیر دفعہ ۲۸ قواعد مرتب کئے جاویں گے۔ تو اس بات کو ضرور مدنظر رکھا جاوے گا+

دستخط

جے۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر
کمشنر بندوبست پنجاب۔

صدقات

مخلص مومن تو ہمیشہ ہی وقتاً فوقتاً صدقات دیتے رہتے ہیں لیکن یہ ایام ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ملک کے مختلف حصوں میں نازل ہو رہا ہے اسلئے جہاں ہم لوگوں کو پاک تبدیلی کی حاجت ہے وہاں ضرورت ہے کہ رد بلا کے لئے صدقات ہی دیتے رہا کریں۔ مد صدقات جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ایک مستقل خرچ ہے اسکے ذریعہ سے یتامیٰ۔ مساکین۔ مؤلفۃ القلوب۔ مسافر ابن السبیل اور مختلف قسم کے حاجتمند اور قابل امداد احباب کو مدد دیجاتی ہے اور اس سال کے لئے اس کے اخراجات کا مستقل ماہواری خرچ تین سو روپیہ سے زائد ہے لیکن اس مد میں اب شاید اپریل کے مصارف ادا کر سکنے کے بعد مئی کے مصارف ادا کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا ہو۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ غیب سے ایسے سامان بہم پہنچائے گا اور اپنے بندوں کو خود القا کریگا جو اسکی امداد کے لئے اٹھیں گے لیکن میرا فرض ہے کہ میں اس ضرورت کو پیش کر دوں۔ اس مد کے لئے ہر قسم کی رقوم صدقات آنی چاہئیں خصوصاً زکوٰۃ کا روپیہ جسکو ٹھیک زکوٰۃ کے اصل صرف پر خرچ کیا جاتا ہے ناظرین پوری توجہ کریں اس مد کا روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہئے۔